

دین و دنیا

انٹرنیٹ اور اس کے مضر اثرات

حافظ محمد زبیر

آج کل انٹرنیٹ کا استعمال بہت زیادہ بڑھ گیا اور آئے روز بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اس وقت دنیا کی تقریباً ۲۹ فی صد آبادی انٹرنیٹ استعمال کر رہی ہے۔ فروری ۲۰۱۰ء کی ایک روپورٹ کے مطابق صرف پاکستان میں تقریباً تین کروڑ پچاس لاکھ افراد انٹرنیٹ استعمال کر رہے ہیں۔ ایک دوسری روپورٹ کے مطابق عرب ممالک میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں میں ۸۵ فی صد افراد کی عمر ۱۵ سے ۳۵ سال کے مابین ہے جبکہ ان میں سے ۶۵ فی صد افراد شام کے اوقات میں اباجی [☆] ویب سائنس کو وزٹ کرتے ہیں۔ ایک اباجی ویب سائیٹ کی روپورٹ کے مطابق اس کی ویب سائیٹ کو روزانہ پوری دنیا سے تقریباً ۱۵۰ لاکھ افراد وزٹ کرتے ہیں۔ یہ تو ایک ویب سائیٹ کا محاملہ ہے جبکہ اسکی ہزاروں ویب سائنس موجود ہیں۔ ان حالات میں اس بات کی شدت سے خود روت محوس ہوتی ہے کہ انٹرنیٹ کے استعمال کے حوالے سے دنیٰ رہنمائی عام کی جائے۔ ذیل کا مضمون بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

انٹرنیٹ کے بارے اپنے عقیدہ پر غور فرمائیں!

اسلام ایک نظریاتی دین ہے۔ جب تک کسی عمل کے پیچھے کوئی نظریہ یا عقیدہ کا فرمانہ ہو تو وہ عمل بے مقصد اور لایعنی کوشش کھلاتا ہے۔ عموماً کسی بھی عمل کی بنیاد کوئی نہ کوئی فکر ہوتی ہے۔ پس گلزار اور عقیدہ پہلے ہے اور اس کے بعد عمل ہے اور سبھی عمل جب ایک منظم اور اجتماعی صورت اختیار کر لیتا ہے تو اسے تحریک کہتے ہیں، لہذا عمل اور تحریک کے لیے عقیدہ اور فکر کی صحیح مسلم ہے۔ دین اسلام نے انسانوں کے اعمال سے زیادہ ان کے عقائد اور نظریات کی اصلاح پر زور دیا ہے، کیونکہ اگر عقیدہ اور نظریہ درست ہو گا تو عمل بھی صحیح کھلائے گا، لیکن اگر فکر اور عقیدے میں ہی بکاڑ ہو تو عمل فاسد شمار ہو گا۔ لہذا کسی بھی عمل سے پہلے اس بارے اپنے [☆] ”اباجی“ کا لفظ ”بماجیت“ سے لکا ہے لیکن ہر شے کو مباح اور جائز قرار دینا۔ یہاں مراد اسی ویب سائنس ہیں جو عرب یا انی فاشی وغیرہ پر مشتمل مواد اور ویب پیز نشر کرتی ہیں۔

عقیدے کی چیز ایک لازمی امر ہے۔ اب ہم انٹرنیٹ کے بارے میں لوگوں کے نظریات کا ایک مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں:

- ۱۔ انٹرنیٹ کے بارے میں ایک رائے تو یہ ہے کہ یہ فی نسبہ ایک خیر کا آہنے ہے اور اس سے دنیا میں بہت خیروجود میں آیا ہے۔
- ۲۔ ایک دوسری رائے یہ ہے کہ یہ ایک مجرد شے ہے جو فی نسبہ خیر و شر سے پاک ہے، یعنی یہ نہ تو خیر کا آہنے ہے اور نہیں شر کا۔ اصل مسئلہ اس کے استعمال کا ہے، چاہے تو خیر کے لیے استعمال کر لیں اور چاہے تو شر کے لیے کر لیں۔ جیسا اس کا استعمال ہو گا ویسا ہی اس کا حکم بھی ہو گا۔
- ۳۔ ایک تیسرا رائے یہ ہے کہ یہ فی نسبہ خیر یا شر تو نہیں ہے لیکن شر کے لیے اس آئے کے کثرت استعمال کی وجہ سے اس پر شر کا آہنے کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہذا شر کے لیے اپنے کثرت استعمال کی وجہ سے یہ شر کا ایک آہنے چکا ہے جس سے خیر کا کام لینے کی کسی قدر گنجائش موجود ہے، تاکہ اس کے ذریعے شر کے اثرات کو کم کیا جاسکے اور کسی تدریجی خیر کو بھی پھیلایا جاسکے۔
- ۴۔ ایک چوتھی رائے یہ ہے کہ انٹرنیٹ سمیت سائنس کی ترقی یا تمام ایجادات یہ فی نسبہ شر ہیں، کیونکہ ان ایجادات کی پیداوار ایک خاص قدر، عقیدے، تہذیب، پکار اور عالمی سرمایہ دارانہ نظام اور ذہنیت کی بنیاد پر ہے، لہذا ان سائنسی ایجادات سے خیر کی کوئی توقع کرنا عجیب اور بے کار ہے۔ ان ایجادات کی جو منفعت لوگوں کو بتائی جاتی ہے وہ درحقیقت ان کی معززت ہے جسے سرمایہ دارانہ ذہن ایک ایک اور پرست میڈیا وغیرہ کے استعمال سے منفعت کے روپ میں دکھلاتا ہے۔ اور ان اشیاء کی منفعت دراصل ایک ایسا سحر ہے جس کی حقیقت حضرت مولیٰ علیہ السلام کے بالمقابل جادوگروں کے دوڑنے والے لاثی نما سانپوں سے زیادہ سمجھنیں ہے۔

ان میں سے ہر ایک رائے اپنے پیچھے مضبوط دلائل اور صفریٰ کبریٰ رکھتی ہے لیکن ہمارا رجحان تیسرا رائے کی طرف ہے۔ ہمارے خیال میں ایک خاص وقت ترقی یا میوسیں صدی بھری کے آغاز تک سائنسی ایجادات کے پس منظر میں ان انی "ضرورت" کا پہلو غالب رہا ہے اور ایوسیں صدی کے اختتام تک یہ ایجادات اس قدر ہو چکی تھیں کہ انسانی ضرورت کے ترقی یا

ہر پہلو کو محیط تھیں۔ اب انسان نے ضرورت سے ایک قدم آگے "آسائش" کی خاطر ایجادات کی طرف توجہ دی اور وہ کی دہائی تک ان ایجادات کے پس مظہر میں انسانی "آسائش" کا پہلو غالب رہا۔ البتہ وہ کی دہائی کے بعد ان ایجادات میں عالمی سرمایہ دارانہ ذہنیت، سیکولر سوچ، دجالی کلچر کی نشر و اشاعت، مغربی تہذیب کی ترویج اور مزہ (lust) وغیرہ کا پہلو غالب ہو گیا اور انہی بنیادوں کو سامنے رکھتے ہوئے ایجادات پر ایجادات ہونے لگیں۔ لہذا نیوٹن کے دور کی ایجادات کے بارے میں یہ جوئی کرنا کہ وہ بھی سرمایہ دارانہ ذہنیت کی پیداوار ہیں، ہمارے خیال میں درست نہیں ہے۔ اسی طرح ہماری راستے یہ بھی نہیں ہے کہ تیرے دور کی ہر ایجاد اسی سرمایہ دارانہ اور سیکولر ذہنیت کے پس مظہر میں ہو گی بلکہ ہمارے کہنے کا مقصود یہ ہے کہ تا حال اس حصے میں جو ایجادات ہو رہی ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر کے پیچے ہمیں ذہنیت اور فکر کا فرماہے، مثلاً نیا سے نیا موبائل، نئی سے نئی گاڑی وغیرہ۔

انٹرنیٹ بھی درحقیقت تیرے دور کی ایجاد ہے۔ اگرچہ یہ مان بھی لیا جائے کہ اس کی ایجاد کے پس مظہر میں خیر و شر کا کوئی تصور موجود نہیں تھا لیکن یہ بات ہر حال مسلم ہے کہ اس وقت اس آئے کو بے حیائی، عربی، فرانسی، فلپائنی، چینی، پاکستانی، مادر پدر آزادی، مغربی تہذیب اور فرائد اسلام کو پھیلانے کے لیے انہیں اور اس کے آئندوں کی باقاعدہ سرپرستی میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہم نے انٹرنیٹ کے بارے میں اوپر جو چار کشہ ہائے نظریات کیے ہیں ان میں سے تیرا نکتہ نظر اس پر صادق آتا ہے اور انٹرنیٹ کے اس تصور کو سامنے رکھتے اور ذہن میں بخاتے ہوئے ہمیں اسے استعمال کرنا چاہیے۔ چنانچہ انٹرنیٹ پر بیٹھنے ہوئے انسان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ وہ آگ کے ایک الگارے پر بیٹھا ہے جو کسی بھی لمحے بھر کر اس کے ایمان کو جلا سکتا ہے۔ مال اور اولاد میں خیر کا پہلو بہت حد تک غالب ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کو "فتنه" کہا ہے اور انٹرنیٹ میں تو شر کا پہلو غالب ہے لہذا اس کے فتنہ ہونے میں کوئی مشک و شبہ نہیں ہے۔ پس اس فتنے کی آزمائشوں سے بچتے ہوئے ہم نے اسے استعمال کرنا ہے یہ ہمارا عقیدہ ہونا چاہیے۔

کمپیوٹر کو ہی لے لیں، اس کے بارے میں غلط عقیدے نے کس قدر بگاڑ پیدا کیا ہے۔ کمپیوٹر کو ایک خیر کا آل بھولیا گیا جس کا تجھیہ ہے کہ آج دس سال کے پنج سے لے کر دو سال کے بوڑھے کے کمرے میں اپنا ذہنیتی کمپیوٹر موجود ہے۔ اور اب تو مسجد سے متصل امام مسجد

اور قاری صاحب کے مجرے میں بھی کپیوٹر صاحب اپنایہ ادا کروانے کے لیے بے تاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح مدارس میں پڑھانے والے اساتذہ نے اپنے کروں میں کپیوٹر زرکھنا شروع کر دیے ہیں۔ اور یہ چیز کسی دینی مدرسے کے لیے فخر کا باعث ہوتی ہے کہ اس کے طلبہ کپیوٹر کا استعمال جانتے ہیں اور کپیوٹر استعمال کرتے ہیں۔ اگر اسی کپیوٹر کی جگہ کسی قاری یا امام مسجد یا مدرسے کے استاذ کے مجرے میں ملی ویژن ہوتا تو ہمارے ذہن میں ان کے بارے کیا تصور ابھرتا؟ واقعہ یہ ہے کہ کپیوٹر کے ساتھ لا حق بڑے تصورات کو ہم نے نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ جو برائی ملی ویژن میں ہے اس سے ہزار گناہ زیادہ برائی کپیوٹر کے ذریعے ممکن ہے۔ کپیوٹر اور انٹرنیٹ کے بارے میں ایک دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اس پر آپ جود یکھنا چاہیں یا آپ کو وہی دکھاتا ہے چاہے تو خیر دیکھ لیں چاہے شر۔ یہ کپیوٹر کے حق میں ایک انتہائی سطحی دلیل ہے کیونکہ سبھی معاملہ تو ملی ویژن کا بھی ہے چاہے تو ذرا کرنا یا یک کاچیل دیکھ لیں اور چاہے تو شارٹس سے محظوظ ہوں۔ مذہبی طبقے کا ملی ویژن کے بارے میں جو منفی نظریہ تھا وہ کپیوٹر کے بارے کیوں نہیں ہے؟ ہمارے خیال میں یہ ایک اہم سوال ہے۔ اور ایسا باقاعدہ پلانگ کے تحت ہوا ہے کہ شر کے لیے کثرت سے استعمال ہونے والے آلات کے بارے میں مذہبی طبقہ کے نکتہ نظر اور عقیدے کو بگاڑا گیا ہے اور مغرب ایسا کرنے میں کافی حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔ کپیوٹر اور انٹرنیٹ کو اگر ہم شر کا آل نہیں سمجھتے تو کم از کم اسے خیر کا آل بھی نہیں سمجھنا چاہے۔ اگر ہمارا عقیدہ اس حد تک بھی درست ہو جائے تو کم از کم ہم کپیوٹر اور انٹرنیٹ کے استعمال کی جان پچوان پر خر کرنا چھوڑ دیں گے۔

مؤمن کے خاطقی حصار کے ساتھ انٹرنیٹ کا استعمال

انٹرنیٹ چونکہ اس وقت شر کا ایک آلہ بن چکا ہے الہذا ضرورت کے تحت اس کے استعمال سے پہلے ایک بندہ مومن کو اپنے گرد شیطان سے خاطقی حصار کھینچ لینا چاہیے۔ شیطان سے خاطقی حصار کھینچنے سے کیا مراد ہے؟ مثلاً شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرنے والی ادعیہ ما ثور کا ورد کرتے ہوئے اس کا استعمال کیا جائے؟ جیسا کہ ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّائِبَاتِ مِنْ شَرِّ مَا حَلَقَ“ والی دعا ہے یا ”أَعُوذُ بِاللَّهِ الشَّمِيمِ الْعَلِيِّ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزَةٍ وَنَفْخَةٍ وَنَفْقَهٍ“ والی دعا ہے یا سوڑتین میں یا آیت الکریمی ہے وغیرہ۔ اس شخص میں دارالسلام کی شائع کردہ کتاب ”حسن اسلام“ یعنی ”مسلمان کا قلعہ“ ہر بندہ مؤمن کے پاس ضرور ہوئی

چاہیے۔ اس کتاب میں ایک معروف عرب عالم دین نے ان تمام ادعیہ ما ثور اور اعمال کو جمع کر دیا ہے جو ایک مسلمان کے لیے شیطان سے حفاظتی حصار کا کام دیتے ہیں۔

علاوہ ازیں اگر وضو کر کے انٹرنیٹ پر بیٹھے تو زیادہ بہتر ہے، کیونکہ پانی شیطانی بیجاتا ہے کوئی نہ کرتا ہے۔ اسی لیے اللہ کے رسول ﷺ نے غصہ کی حالت میں اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا۔ اونٹ کے گوشت میں حدت ہوتی ہے، پس آپ ﷺ نے اس حدت کے علاج کے طور پر گوشت کھانے کے بعد وضو کا حکم دیا۔ ویسے تو انسان کو ہر وقت ہی باوضو رہنا چاہیے لیکن خصوصاً اس کے مقامات پر باوضو رہنے سے بڑے میں انسان کو بہت قوت ملتی ہے۔

وقت کی حدود اور ہدف کا تعین

ایک بات تو طے ہے کہ انٹرنیٹ کوئی مجرد شے نہیں ہے لہذا اسے ضرورت کے تحت استعمال کرنا چاہیے۔ ضرورت کے تحت استعمال میں بھی بعض اوقات انسان کے بہک جانے کا اندریشہ ہوتا ہے لہذا اس کے استعمال سے پہلے ہدف کا تعین اور وقت کی حدود طے ہونی چاہیں۔ آپ انٹرنیٹ کیوں استعمال کرنا چاہتے ہیں؟ یہ آپ کے نزدیک واضح ہونا چاہیے۔ اور آپ نے اسے کتنے وقت کے لیے استعمال کرتا ہے؟ یہ بھی آپ کے ہاتھ طے ہونا چاہیے۔ ایک خاتون نے رقم الحروف کو بتایا کہ وہ انٹرنیٹ پر بیٹھا کرتی تھیں اور بلاوجہ لوگوں سے رابطے کرتی تھیں۔ اسی دوران ان کا رابطہ ایک نوجوان سے ہوا جس سے ان کا معاشرتہ چل لگا۔ اس نوجوان نے اسی میں کے ذریعے محبت کے جھانے میں ان کی کچھ ذاتی تصاویر حاصل کر لیں اور بعد میں انہیں ان تصاویر کے ذریعے بیک میل کرنے لگا۔ ان خاتون نے بتایا کہ یہ نوجوانوں کا ایک پورا گروپ تھا جو اس طرح لڑکیوں کو ورغلانے اور بچانے کا کام کرتا ہے۔ وہ خاتون جس ڈھنی کرب اور تکلیف سے گزر رہی تھیں، اس سے اپنی مسلمان بہنوں کو بچانے کے لیے یہ کہہ رہی تھیں کہ نہ ہبی تحریکوں کو چاہیے کہ اس بارے میں لڑکیوں پر زور دیں کہ وہ انٹرنیٹ پر نہ بیٹھا کریں اور انہیں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے ایسے وحشی نوجوانوں سے خبردار رہنا چاہیے۔

ایک خاتون نے بتایا کہ وہ ایک نہ ہبی خاتون ہیں اور انہوں نے تبلیغ کی نیت سے انٹرنیٹ پر اسلام کے بارے چینیگ کشروع کی، لیکن جب بھی وہ خاتون کسی چینیگ روم میں نوجوان لڑکوں کو چینیگ کے دوران سمجھانے کی کوشش کرتیں تو وہ کے ان سے پیار و محبت کی

باتیں شروع کر دیتے۔ اگر تو نیٹ چینگ مخلوط ہو یعنی لڑکوں اور لڑکیوں کے مابین ہو تو چاہے خلوص نیت اور اسلام کی دعوت و تبلیغی کی خاطر کیوں نہ ہو اس سے کوئی خیر برآمد نہیں ہو گی۔ اور اگر یہ چینگ ایک لڑکے اور لڑکی کے مابین ہو رہی ہو تو اس کی حرمت ویسی ہی ہے جیسا کہ ایک مرد دو گورت کو خلوت میں بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے۔ علاوه ازیز نیٹ چینگ ایک بیماری ہے، جسے یہ بیماری لاثق ہو جائے اس کے لیے کوشش کے باوجود اس سے جان چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسکی بیماری ہے جو ہماری فوجوں نسل کے بہترین اوقات کا تیقینی حصہ ضائع کر دیتی ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اٹھنیت وقت کے ضایع کا بہت بڑا باعث ہے۔ ایک عامی فحص جسے کسی نے اسی میں نہیں بھیجنیا جس کا کسی سے کوئی خاص تعارف نہیں ہے اس نے بھی اسی میں ایڈر لیں بنا رکھا ہے اور جھکٹ اسی میں کے ذریعے مختلف لوگوں سے رابطہ کرتا ہے اور روزانہ اسے چیک کرنے کے لیے اپنا وقت صرف کر رہا ہوتا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری وفات میں دیکھنے میں آیا ہے کہ دفتری عملہ فضول میں اٹھنیت پر براوزنگ کرتے ہوئے اپنا اور ادارے کا وقت ضائع کر رہا ہوتا ہے۔ اگر قویہ براؤزنگ کسی ہدف اور مقصد کے تحت ہو تو اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر بغیر مقصد کے ہو تو بعض اوقات ایک اخبار مثلاً ایک پرسنل کی ویب سائیٹ سے شروع ہوتی ہے اور کسی وابیات ویب سائیٹ پر جا کر احتقام پذیر ہوتی ہے۔

شیطان کے نقش قدم کی پیروی سے بجاوَا

قرآن مجید میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کئی ایک مظہمات پر بھی نوع انسان کی رہنمائی فرمائی ہے کہ شیطان انسان کو بے حیائی کے کاموں کی رغبت دلاتا ہے لہذا انسان کو شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ ارشاد پاری تعالیٰ ہے:

(إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعُدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ مَا مَنَّى عَنِ
الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۖ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۚ) (النحل)

” بلاشہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ عدل احسان اور رشد داروں کو دینے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی، بدی اور علم سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسمیں صحیح کرتے ہیں تاکہ تم صحیح حاصل کرو۔“

جیسا کہ ہم عرض کرچے ہیں کہ اٹھنیت اس وقت ایک ایسا آلہ بن چکا ہے جس کا استعمال شر پھیلانے کے لیے بہت زیادہ ہو رہا ہے، لہذا اٹھنیت پر بیٹھنے ہوئے کئی ایک موقع ایسے آتے

ہیں جو بندہ مومن کے لیے آزمائش بن جاتے ہیں، مثلاً اگر آپ ”یاہو“ پر اپنی اسی میل چیک کرنا چاہتے ہیں تو وہاں وابحیات حرم کی تصاویر اور ویڈیوؤز آپ کے سامنے آتی رہتی ہیں۔ اس کا مناسب حل تو یہ ہے کہ آپ ”ہاث میل“ یا ”بھی میل“ پر اپنا نیا اکاؤنٹ بنا لیں۔ اب تو بعض لمبھی اداروں نے اپنے اداروں کے نام سے اسی مسلوکی خدمات جاری کر لی ہیں جو ایک اچھا اقدام ہے۔

لیکن اس کے باوجود امتیزی پر بعض اوقات کی خیر کے کام کے دوران شروع ہے جیاں کے پیغامات آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ نے ”اصول فقہ“ کے نام سے گوگل میں سرچ کی اور اصول فقہ کے نام پر سئی ہوئی کسی دویب سائیٹ کو کلک کیا تو وہ ابھی دویب سائیٹ نکلی۔ اس وقت اسلامی اصطلاحات کے نام پر بھی ”شر“ کی دویب سائیٹس قائم کی جا رہی ہیں تاکہ خیر کا کام کرنے والے بھی کسی نہ کسی طرح اس شر میں جلا ہوں۔ بعض لوگوں نے یہ بھی ہدایت کی ہے کہ اب تو نوائے وقت پر بھی کسی ایل وغیرہ جیسے ناموں سے بھی ”شر“ کی دویب سائیٹس قائم کی گئی ہیں تاکہ نہ چاہجے ہوئے بھی ایک شخص بے جیاں میں جلا ہو جائے۔ ایسے میں کسی نیک ہدف کے تحت براؤز نگ کرتے ہوئے اگر کوئی غلط دویب سائیٹ کھل جائے تو اس صورت میں ہمیں نہ کروہ بالآخر کو اپنے ذہن میں بھاتے ہوئے اسے فوراً بند کر دینا چاہیے۔ اگرچہ یہ کام اس قدر آسان نہیں ہے لیکن اگر درج ذیل آیات انسان کے ذہن نہیں ہوں تو شاید بہت حد تک آسان بھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقْرِبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا يَبْطَلُ﴾ (الانعام: ۱۵۱)

”اور تم بے جیاں کے ناموں کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے وہ بے جیاں کے کام حکم کھلا ہوں یا پوشیدہ۔“

یہاں نہیں کہا کہ بے جیاں کے کام نہ کرو بلکہ انداز یہ رکھا ہے کہ بے جیاں کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی جو اس کے قریب چلا گیا تو اس کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کروہ اس میں جلا ہو گیا ہو۔ لہذا اس کے قریب جانے سے بھی منع کر دیا گیا۔ اس حکم الہی کے مطابق بے جیاں کے کام کرنا بھی حرام ہیں اور بے جیاں کے قریب جانا بھی شرعاً منوع ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿فَلْعَلَّكُمْ حَرَمْ زَيْنَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا يَبْطَلُ﴾ (الاعراف: ۳۲)

”اے نبی ﷺ!“ کہہ دیجیے: سو اس کے نہیں میرے رب نے بے جیاں کے ناموں

کو حرام قرار دیا ہے، چاہے وہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ۔“

ایک اور جگہ اہل ایمان کی صفات بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

(لَوْلَاذِينَ يَعْتَبِرُونَ كَثِيرُ الْأُفْلُمْ وَالْفَوَاحِشَ) (الشوریٰ: ۳۷)

”اور جو لوگ کثیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔“

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ تم ایک ایسی ویب سائیٹ پر کسی اچھے مقصد کے تحت داخل ہوتے ہیں، کہ جس میں خیر اور شر دونوں قسم کا مواد موجود ہوتا ہے جیسا کہ ”یوٹیوب“ کی مثال ہے۔ پس انسان تلاوت نعمت درس قرآن وغیرہ کے بہانے ایسی ویب سائیٹ پر داخل ہوتا ہے اور براؤز مگ در براؤز مگ کے نتیجے میں ابھی ویڈیو زد کیخنے میں مشغول ہو سکتا ہے۔ اسی کو شیطان کے نقش قدم کی پیروی کہا گیا ہے جس سے اجتناب لازمی امر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا إِيَّاهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُواتِ الشَّيْطَنِ وَمَنْ يَتَّبِعُ خُطُواتِ

الشَّيْطَنِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ) (النور: ۲۱)

”اے اہل ایمان! شیطان کے نقش قدم کی پیروی مت کرو۔ اور جو کوئی شیطان کے نقش قدم کی پیروی کرے گا تو بلاش شیطان تو بے حیائی اور گناہ کے کاموں ہی کا حکم دیتا ہے۔“

انٹرنیٹ کا نسلہ یا احتیاج

اس میں کوئی نکل نہیں ہے کہ ایک شے کے کثرت استعمال سے انسان اس کا عادی ہو جاتا ہے، یہی معاملہ انٹرنیٹ کا بھی ہے۔ کوشش کریں کہ اپنے آپ کو انٹرنیٹ کا لحاظ نہ بنا لیں۔ بعض لوگوں کا معاملہ دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ انٹرنیٹ پر بیٹھنے یا کام کرنے کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ اس کے بغیر ان کے لیے کام کرنا ممکن نہیں ہوتا اور اگر کبھی عارضی طور پر انٹرنیٹ بند ہو جائے تو وہ عجیب قسم کی بے چینی اضطراب اور جھنجھلاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس لیے انٹرنیٹ کے استعمال کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے آپ کو اس کا اس قدر مجبور نہیں بنانا چاہیے کہ ہم اس کے غلام بن کر رہ جائیں اور اس کے بغیر کام کرنا ہمارے لیے ممکن نہ رہے۔ انٹرنیٹ ایک استعمال کی شے ہے، اسے اسی حیثیت میں رکھنا چاہیے، نہ کہ اسے ضروریات زندگی کا درجہ دے دینا چاہیے۔

بعض اوقات ہم مجرد انٹرنیٹ کے نام سے بھی انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہیں، مثلاً انٹرنیٹ پر کوئی ویڈیو یا گیم کھیل لی۔ یہ استعمال بھی اکثر اوقات حدود بے مضر بن جاتا ہے۔ اگر تو

یہ ضرورت سے زائد ہو تو وقت کا خیال ہے جو شرعاً جائز نہیں ہے اور بعض اوقات تو یہ نشر کی صورت بھی اختیار کر جاتا ہے اور نوجوان سارا سارا دن انتہی پر بیٹھے ویڈیو گیمز کھلکھلتے رہتے ہیں۔ اب تو بکثرت اسکی ویڈیو گیمز بنائی جاتی ہیں جو جادو لوٹ نے پر مشتمل ہوں گی یا لچر پن اور عربی اور فاشی اس کا ایک لازمی عنصر ہو گا یا مسلمانوں کے خلاف جنگ وجدال میں الہ مغرب کی کامیابی و کھانی جاری ہو گی۔

مجرد انتہی پھر بھی ایک دھوکہ ہے اور اس بھانے پھوپھو اور نوجوان نسل کے اخلاقیات اور دین کو بہت حد تک بگاڑا جا رہا ہے۔ مثلاً ”نام اور جیری“ کے کارروزہ کو لے لیں، ان میں بھی انہوں نے بعض اوقات ایسے وابیات قسم کے مناظر دالے ہوتے ہیں جو بچوں کے لیے بہت ہی نقصان دہ ہیں۔ اگر کسی نے اپنے بچوں کو یہ کارٹون دکھانے ہی ہیں تو والدین کو چاہیے کہ پہلے خود سے یہ کارٹون دیکھ کر ان میں سے وابیات منافر خارج کر دیں۔ اس کے لیے کئی ایک ایسے سافٹ ویر زمٹتے ہیں جن سے یہ کام با آسانی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح ”سپائیدر مین“ کو لے لیں۔ بچوں کا سکول پیک جوتا کا پیاں یا کتابیں لینے جائیں تو بازار ان اشیاء پر سپائیدر مین کی تصاویر سے بھرے چڑے ہیں۔ سپائیدر مین کو ہمارے ہاں بچوں میں ایک ہیرو کا درجہ دے گیا ہے۔ ایک دفعہ رقم کو پہنچنے کے لیے کہا کہ اس نے سپائیدر مین کے کارٹون دیکھنے ہیں۔ رقم جب یہ کارٹون خرید کر گمراہایا تو یہ قہارٹون کے بجائے تم انگریز کی داستان محبت نکلی۔ مجرد انتہی پھر کے نام سے ہم اپنے بچوں کو کیا دھکلار ہے ہیں، ہمیں اس کا گھر ایسے جائزہ لینا چاہیے اور اس پر غور کرنا چاہیے۔

ایا جی ویب سائنس سے اجتناب

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اس وقت انتہی کا استعمال بے حیائی اور فاشی کو عام کرنے کے لیے باقاعدہ پلانگ کے تحت ہو رہا ہے۔ بلاشبہ ہر اروہ ویب سائنس اس دنیا مقدسہ کے حصول کے لیے قائم کی گئی ہیں اور ان کی تاثیر کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک ایسا جی ویب سائنس کی روپورٹ کے مطابق روزانہ ۵۰ لاکھ افراد اسے ویٹ کرتے ہیں۔ اسی طرح خر و شر کے مواد پر مشتمل ”یونٹوب“ کا پرو ڈوئی ہے کہ اس ویب سائنس کو روزانہ ایک ارب لوگ لکھ کرتے ہیں۔ بلاشبہ ان ویب سائنس پر بے حیائی کے مناظر کا مشاہدہ بھی زناہی کی ایک قسم ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((فَالْعَيْنَانِ تَزْرَبُانِ وَزَنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْيَدَانِ تَزْرَبُانِ وَزَنَاهُمَا الْبَطْشُ
وَالْجُلَانِ يَزْرَبُانِ وَزَنَاهُمَا السُّسْنُ وَالْفَمُ يَزْرَبُنِي وَزَنَاهُهُ الْقُلُبُ وَالْقُلُبُ
يَهُوَي وَيَتَمَنُى وَالْفَرْجُ يَمْتَدِيقُ ذَلِكَ أَوْ يَكْدِبُهُ)) (مسند احمد : ۱۲)

۴۳ "مؤسسة قرطبة، القاهرة"

"پس آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھتا ہے۔ اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پڑھتا ہے۔ اور پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چھپتا ہے۔ اور ہونٹ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا بوسہ لیتا ہے۔ اور دل گھاد کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس کی خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا مکحیب۔"
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((وَلَا تَقْرُبُوا الْوَرَقَيَ الْمَحْمَنَ فَإِحْشَأْهُ وَسَاءَ مَيْنَلَأْ)) (نبی اسراء بیل)
"اور تم زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ بلاشبہ وہ ایک سبے حیائی کا کام ہے اور یہ امرستہ ہے۔"

زنا کے قریب جانے سے مراد وہ تمام رستے اور ذرا رائج اختیار کرنا ہے جو زنا کے قریب کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں، لہذا ان ذرا رائج کا استعمال بھی حرام ہے جو زنا سے قریب کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

نگاہوں کو دبا کر رکھنا

انٹرنسیٹ کے استعمال کے وقت ایک اہم شریغی ہدایت پر عمل کرنا لازم ہے اور وہ نگاہوں کو دبا کر رکھنے کی ہدایت ہے، یعنی انسان اپنی نگاہوں کو کنڑوں میں رکھے اور اگر کوئی غیر شرعی مظہر سامنے آجائے تو فوراً سے تبدیل کر دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((فَلَمْ يَلْمُو مِنْ يَقْطُوا مِنْ أَهْصَارِهِمْ وَيَخْفَقُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ بِمَا يَضْعُفُونَ) وَقُلْ لِلْمُؤْمِنِتِ يَنْهَضْنَ مِنْ أَهْصَارِهِنَّ وَيَخْفَقْنَ فُرُوجَهُنَّ.....) (النور: ۳۱)

"(اے نبی ﷺ) آپ اہل ایمان عربوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو دبا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حماقت کریں۔ یہاں کے لیے بہت ہی پاکیزہ بات ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جودہ عمل کر ہے ہیں اسے دیکھ رہے ہیں۔ اور آپ اہل ایمان عورتوں

سے بھی کہہ دیں کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو دبای کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی خانست کریں۔“

حضرت جو پیش فرماتے ہیں:

سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ مُصَلِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرَةِ الْفَجَاهِ فَقَالَ: ((أَضْرِفْ بَصَرَكَ))

”ابوداؤد‘ کتاب النکاح‘ باب ما یؤمر به من غض البصر

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے (کسی غیر محروم اور احتمالی عورت پر) اچاک نظر پڑانے کے بارے سوال کیا تو آپ نے جواب دیا: اپنی نگاہ بھی لو۔“

یہ میں کوئی شک نہیں ہے کہ عورت اس امت کے لیے بہت بڑا فتنہ ہے بلکہ بعض روایتیں تو اس سب سے بڑا فتنہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ

((هَا تَرَكْتُ بَعْدِيَ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)) (صحیح

البغاری‘ کتاب النکاح‘ باب ما ینتقى من شوم المرأة

”میں اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑا کرتھان پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں چھوڑ رہا۔“

اور یہ عورت ہی ہے جس کی وجہ سے آج امنزیٹ کے ذریعے بے حیائی کو عام کیا جا رہا ہے۔

احتیاط و تحمل

امنزیٹ پر اس وقت اکثر و پیشتر نہ ہی حلقوں نے اسی میں اکاؤنٹس بنار کھے ہیں اور آئے روزگنی ایک ای میں ہزاروں افراد کو فارورڈ کی جاتی ہیں۔ کسی بھی اسی میں کو فارورڈ کرنے سے پہلے ہمیں اس کے بارے میں پہلے اپنا اطمینان حاصل کر لینا چاہیے، کیونکہ کسی جھوٹی بات کو فارورڈ کرنے کی صورت میں ہم بھی اس جھوٹ میں برابر کے شریک قرار پائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((كَفَى بِالْمُؤْمِنِ كُلَّهُ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ)) (صحیح مسلم‘ مقدمہ‘

باب النہی عن الحديث بكل ما سمع)

”کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آسے نقل کر دے۔“

”یونیوب“ اس جھوٹ کی ایک بہت بڑی مثال ہے جس میں ہر مکتبہ فکر نے دوسرے فرقہ کے خلاف زہرا فضالی کو اپ لوڈ کیا ہوا ہے اور لوگ ان ویڈیو یوٹو کو آگے فار ورڈ کرتے رہتے ہیں، جس سے فرقہ داریت کی آگ بہت تیزی سے بھڑک رہی ہے۔ بعض اوقات ان اپ لوڈ کی گئی ویڈیو یوٹو میں حقیقت کا پبلوگی ہوتا ہے لیکن اکثر اوقات سیاق و سبق کو کاٹ کر کسی کا موقف کیا سے کیا بنا دیا جاتا ہے۔ اب تو کسی بھی مکتبہ فکر سے متعلق کوئی بھی معروف مذہبی شخصیت اسی نہیں ہے کہ جس کے حق میں یا اس کے خلاف ویڈیو یوٹو ”یونیوب“ پر محتیاب نہ ہوں۔

قرآن میں بھی ہمیں کسی خیر کو آگے منتقل کرنے کے لیے حقیقت کا حکم دیا گیا ہے، لہذا اسی میل یا کسی اور مواد کو آگے فار ورڈ کرنے سے پہلے اس کے بارے میں مکمل اطمینان حاصل کر لینا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسْقِفْ ۖ يَتَبَعَّدُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًاٰ)

یجَهَهَا لَهُ قُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَلَمِنْ (۷) (الحجرات)

”لے الہ ایمان! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو تم اس کی تحقیق کر لیا کرو مبادا تم کسی قوم پر جہالت میں جا پڑو اور (بعدش) تم اپنے اس فعل پر شرمند ہو۔“

رائے کے اظہار میں غور و فکر

بعض ویب سائنسس پر سیاسی، معاشرتی، اخلاقی، مین الاقوای اور مذہبی مسائل کے بارے میں رائے مانگی جاتی ہے، جیسا کہ عموماً بی بی کے سروے وغیرہ میں انتہنیٹ کے صارفین کو مختلف مسائل میں رائے دی جی کی ترغیب دلاتی جاتی ہے۔ ایسے تمام مقامات پر اپنی رائے کے اظہار میں دیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے رائے دینی چاہیے۔

مسید اور نافع پروگراموں میں شرکت

انتہنیٹ پر بیٹھتے ہوئے دینی اور مذہبی ویب سائنسس سے بھر پور فائدہ اٹھانا چاہیے اور عامہ الناس میں ان ویب سائنسس کا تعارف عام کروانا بھی ہمارا مقصود نظر ہونا چاہیے تاکہ انتہنیٹ کے صارفین اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ثبت سرگرمیوں میں استعمال کر سکیں۔ ان دینی ویب سائنسس میں اسلامی تحریکوں، دینی مدارس، نامور علماء و شیوخ اور سرکاری وغیر سرکاری مذہبی اداروں کی ویب سائنسس ہیں۔ چند اہم دینی ویب سائنسس درج ذیل ہیں:

سالانہ دروس قرآن اور تقاریر کے لیے:

www.tanzeem.org
www.quranacademy.com
www.quranacademy.org
www.maulanatariqjamil.net
www.darsequran.com
www.tasawwuf.org
www.quran-o-sunnah.com

تقرآن اور عربی خطبات کے لیے:

www.islamway.com

مادینی کتابوں اور سافٹ ویئر کے لیے:

www.almeshkat.com
www.dorar.net
www.islamport.com

اردو دینی کتابوں کے لیے:

www.kitabosunnat.com

اردو فتاویٰ کے لیے:

www.binoria.org
www.islam-qa.com/ur

عربی اور انگلش فتاویٰ کے لیے:

www.islamweb.com
www.islam-qa.com

انگلش کتابوں کے لیے:

www.sultan.org

دینی ویب سائٹس کے انگلش معلوم کرنے کے لیے:

www.sultan.org/a/

نبی عن المکر ایں، زبان اور ہاتھ سے

انٹریٹ ~~انٹریٹ~~ استعمال کے ضمن میں ایک آخری ہدایت جسے ہم میں سے ہر ایک کو پیش نظر رکھنا چاہیے وہ ہمارا دینی فریضہ امر بالمعروف اور نبی عن المکر ہے۔ جس طرح فیں بک کے

معالے میں مسلمان امت نے بروقت اپنے ایمانی جذبے کا اظہار کیا، اسی طرح کا احتجاج ہمیں ایماجی ویب سائٹس کے بارے میں بھی کرنا چاہیے۔ اس وقت مذہبی طبقے ایک دوسرے کے رد کے لیے زیادہ تر انتہیست استعمال کر رہے ہیں۔ ”یونیورس“ اور ”فناوی“ کی ویب سائٹس باہمی منافرت اور فرقہ داریت کی اس آگ کو بہت زیادہ محض کارہی ہیں۔ عموماً ایک مخصوص مکتبہ فکر یا دارالعلوم کی ویب سائٹ پر آپ کو اس مکتبہ فکر کے علاوہ جمیع مکاتب فکر اور دینی اسلامی تحریکوں کے خلاف گراہی، خلافت، بدعت اور کفر تک کے فتوے بھی مل جائیں گے۔ اگر ہمارا یہی مذہبی طبقہ سازشی یہود و نصاریٰ، مشرکین، حرbi کفار اور دہریوں کی کاوشوں کے خلاف متحد ہو جائے تو انتہیست کی سطح پر بہت کچھ مشتبہ کام کیا جا سکتا ہے۔ ہر ملک میں انتہیست استعمال کرنے والے مذہبی طبقے کا یہ بنیادی فریضہ ہے کہ وہ اپنی حکومتوں کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ ایماجی اور مغرب اخلاق ویب سائٹس پر پابندی لگائیں۔ انہی ایماجی ویب سائٹس کا یہ کمال ہے کہ آج ہال روڈ لاہور پر مغرب اخلاق سی ڈیزی اس قدر کثیر تعداد میں با آسانی فروخت ہو رہی ہیں جیسے کسی بزری منڈی میں ٹماٹر بک رہے ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر ان ایماجی اور مغرب اخلاق ویب سائٹس پر پابندی لگانے کی کوئی تحریک نہ چلائی گئی تو وہ وقت دور نہیں ہے جب ہمارے معاشروں میں بے حیائی اور فاشی اس قدر عام ہو جائے گی جس قدر آج مغربی ممالک میں دیکھنے میں آتی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!



میناق، حکمت قرآن اور ندائی خلافت کے انتہیست ایڈیشن

تبلیغی اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجیے۔

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث ہوئی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور دعوت و تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہذا جن صفات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔